اے سی ڈی اور چینی وزیراعظم کا دورہ

اسلام آباد میں اس ہفتے زبردست سرگرمیاں دیکھنے میں آئی۔ پاکستان نے ایشیا کو آپریشن ڈائیلاگ کی میزبانی کی۔ ڈائیلاگ میں شرکت کے لیے 26 ایشیائی ملکوں میں سے 18 کے وزرائے خارجہ اور باقی ملکوں کے دوسرے وزراء اسلام آباد پہنچے تھے۔ ایشیا کو آپریشن ڈائیلاگ کا تصور تھائی لینڈ کے وزیراعظم ڈاکٹر تھاکسن نے پیش کیا تھا۔ تھائی لینڈ کے وزیراعظم کا خیال یہ ہے کہ ایشیا کے ممالک کو باہمی اقتصادی اور تجارتی تعاون کو فروغ دینا چاہیے۔ ایشیا کو آپریشن ڈائیلاگ کے اختتام پر جو اسلام آباد اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں ایشیا کو آپریشن ڈائیلاگ جسے اے سی ڈی بھی کہتے ہیں، کے بارے میں کسی ٹھوس یا مربوط حکمت عملی کا خاکہ پیش نہیں کیا گیا۔ ایک سینئر ایشیائی سفارتکار نے اسلام آباد اعلامیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "اسلام آباد اعلامیہ اے سی ڈی کو ٹھوس شکل دینے کی ایک کوشش قرار دیا جاسکتا ہے لیکن اس میں کسی واضح لائحہ عمل کا اعلان نہیں تھا"۔

ایشیا کو آپریشن ڈائیلاگ میں بھارت اور ایران

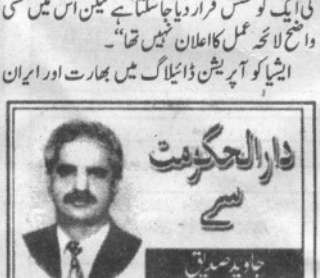

کے علاوہ ایشیا کے اہم ممالک کے وزرائے خارجہ شریک تھے۔ ان وزرائے خارجہ میں چین، جاپان، جنوبی کوریا، سنگاپور، تھائی لینڈ، بنگلہ دیش، برما (میانمار) کے وزرائے خارجہ شامل تھے۔ ان ملکوں کو جہاں ایشیائی ممالک میں اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے حوالے سے تبادلہ خیال کا موقع ملا وہاں انہیں دوایسے ایشوز پر صلاح مشورہ کا نادر موقع ہاتھ آیا جو ان دنوں کلیدی ایشوز ہیں۔ ان میں سے ایک اقوام متحدہ کی اصلاحات اور دوسرا اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل کا انتخاب تھا۔ اقوام متحدہ کی اصلاحات کے سلسلے میں ایشیائی ممالک اس بات پر متفق ہیں کہ اگر اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں توسیع ہوتی ہے اور مزید مستقل ارکان بنائے جاتے ہیں تو ان میں ایشیا کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ ایشیا سے اس وقت جاپان اور بھارت اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی رکنیت کے امیدوار ہیں اور دونوں زبردست لابنگ کر رہے ہیں۔ جاپان کی وزارت خارجہ کے ترجمان ہاتسوشیاتا کاشیمانے جمعرات کے روز پاکستانی اور غیر ملکی اخبار نویسوں کے ایک گروپ سے بات چیت کرتے ہوئے کھل کر کہا کہ جاپان اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی مستقل رکنیت کا امیدوار ہے۔ جاپان وزارت خارجہ کے ترجمان کا کہنا تھا کہ جاپان اقوام متحدہ کے سالانہ اخراجات کا 20 فیصد برداشت کرتا ہے جبکہ امریکہ 22 فیصد اخراجات ادا کرتا ہے۔ باقی سارے ممالک مل کر ساٹھ فیصد اخراجات ادا کرتے ہیں۔ سیکورٹی کونسل کی مستقل نشست کے لیے جاپان کی ایک اور کوالیفیکیشن یہ ہے کہ وہ دنیا کے غریب ممالک کی بھرپور امداد کر رہا ہے اور ان ممالک میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے خطیر رقم بھی دیتا ہے۔ جب جاپان کی وزارت خارجہ کے ترجمان سے پوچھا گیا کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے موجودہ مستقل ارکان ایٹمی طاقتیں ہیں جبکہ جاپان تو ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف ہے وہ کس طرح اس کلب کا رکن بن سکتا ہے تو ترجمان نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کی مخالفت اور دنیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کرنے کی جدوجہد ہی اس کی بڑی کوالیفیکیشن ہے۔ جاپان نے اسلام آباد میں ایشیا کو آپریشن ڈائیلاگ کے موقع پر بھرپور لابنگ کی اور ایشیائی ممالک کے وزرائے خارجہ سے اس حوالے سے رابطے کیے۔ جاپان کے وزیراعظم مسٹر کوزومی بھی اگلے ماہ پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گے۔ جاپانی وزیراعظم کا دورہ بھی اس مہم کا حصہ ہوگا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اگلے برس انتخاب ہوگا۔ ایشیائی ممالک کی خواہش ہے کہ اس مرتبہ اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل ایشیا سے ہو۔ اس مسئلہ پر بھی اے سی ڈی میں طویل صلاح مشورے ہوتے رہے۔ تھائی لینڈ کے سابق وزیر خارجہ کو تھائی لینڈ نے سیکٹری جنرل کے منصب کے لیے امیدوار بنایا ہے۔ اے سی ڈی کے دوران تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ اور وفد کے دوسرے ارکان اپنے امیدوار کے لیے لابنگ کرتے رہے۔ اقوام متحدہ میں اصلاحات اور نئے سیکرٹری جنرل کے انتخاب کے معاملے پر ایشیائی ممالک میں ایک عمومی اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ ایشیائی ممالک چاہتے ہیں کہ ان دو اہم معاملات پر ان میں اتفاق رائے ہو جائے۔ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی نشست کے لیے جاپان کی حمایت کے لیے چین فی الحال تیار نہیں ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ چین نے ابھی تک ماضی کی تاریخی تلخیاں فراموش نہیں کیں۔ جاپان کے لیے چین کی حمایت کرنا بہت ضروری ہے۔ چین کے وزیراعظم این جیاباؤ کا پاکستان کا دورہ اور اے سی ڈی کا بیک وقت اسلام آباد میں منعقد ہونا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چین کے نئے وزیراعظم نے پاکستان کا دورہ کر کے پاکستان اور چین کے درمیان تاریخی اور گہری دوستی اور تعاون کو استحکام دیا ہے۔ پاکستان اور چین کے درمیان 22 سمجھوتوں جن میں پاک بحریہ کے لیے فریگیٹس کی تیاری اور تھنڈر طیارے کی مشترکہ پیداوار اور پھر پاکستان کو چشمہ 2 کے لیے ایٹمی پاور پلانٹ کی فراہمی چین کی طرف سے پاکستان کے دفاعی اور اقتصادی استحکام کے لیے خصوصی دوستانہ تحفے ہیں۔ دارالحکومت میں اس بات پر بڑی چہ مگوئیاں ہوتی رہیں کہ چینی وزیراعظم نے گوادر کی بندرگاہ کا افتتاح کیوں نہیں کیا؟ چند حلقوں کا کہنا تھا کہ سیکورٹی کی خراب صورتحال اور بلوچستان میں گڑبڑ کے باعث چینی وزیراعظم نے گوادر پورٹ کا افتتاح نہیں کیا لیکن پاکستان کے سیکرٹری خارجہ ریاض محمد خان نے ان اطلاعات کو سختی سے رد کیا اور کہا کہ گوادر بندرگاہ ابھی تیار ہی نہیں ہے اس لیے تیاری اور تکمیل کے بغیر بندرگاہ کا افتتاح کیسے ہو سکتا تھا۔ سیکرٹری خارجہ نے کہا کہ پاکستان کسی بھی غیر ملکی شخصیت کو پاکستان کے کسی بھی علاقے میں سیکورٹی فراہم کرنے کی پوزیشن میں ہے اس لیے یہ کہنا کہ سیکورٹی کی صورتحال کے باعث گوادر کا افتتاح نہیں ہو سکا، پاکستان مخالف لابیوں کے ذہن کی سوچ ہے۔